مسجد کا سامان، پنکھے، کرسیاں وغیرہ خراب ہو جائیں تو انہیں بیچ سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کی مسجد سیلاب آنے کے سبب گرگئی، اس کا کافی سارا سامان تو ہم نے پہلے ہی محفوظ کرلیا تھا، مگر سیلاب کے پانی اور مسجد گرنے کے سبب اس کے دروازے، کھڑکیاں، چھت والے پنکھے اور نمازیوں کے لئے رکھی ہوئیں لکڑی کی کرسیاں ٹوٹ چکی ہیں اور بالکل خراب ہوچکی ہیں، یہ اشیاء آئندہ بھی مسجد کے کسی کام میں استعمال نہیں ہو سکتیں، بلکہ مزید رکھنے سے بالکل ضائع ہو جائیں گی، اب پوچھنا یہ تھا کہ مسجد کی تعمیرات کے دوران پیسوں کی اشد ضرورت ہے، کیا مسجد کا متولی اس بیکار سامان کو بیچ کر اس کی رقم مسجد کی تعمیرات میں خرچ کرسکتا ہے؟

نوٹ: سائل نے بیان کیا کہ مسجد کے پنکھے اور نمازیوں کے لئے کرسیاں کسی شخص نے لے کر دی تھیں، اس کے متعلق معلومات نہیں ہیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مسجد کے متولی کے لئے جائز ہے کہ وہ مسجد کے بیکار اور ناقابلِ استعمال سامان کو مناسب قیمت میں بیچ کر مسجد کی تعمیرات میں خرچ کردے۔

تفصیل یہ ہے کہ شریعت کی رو سے مسجد کی اشیاء تین طرح کی ہوتی ہیں: (1) اصلِ وقف یعنی مسجد کی زمین اور عمارت وغیرہ۔ (2) مسجد کے اجزاء جیسے مسجد کے دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ۔ (3) مسجد کے آلات و اسباب جیسے چٹائیاں، چراغ، پنکھے وغیرہ۔

مسجد کے اجزاء (کھڑکیاں، دروازے وغیرہ) کے متعلق حکمِ شرع یہ ہے کہ جب یہ بالکل بیکار ہوجائیں، قابل استعمال نہ رہیں اور آئندہ بھی کسی طرح ان کو استعمال نہ کیا جاسکتا ہو تو اس صورت میں قاضی شرع نہ ہونے کی صورت میں مسجد کا

متولی ان اشیاء کو مناسب قیمت میں بیچ کر مسجد کی تعمیر میں خرچ کردے۔ اور **مسجد کے آلات واسباب** (پنکھے، کرسیاں، وغیرہ) جب بالکل بیکار ہوجائیں اور قابل استعمال نہ رہیں، تو اگر کسی شخص نے اپنے ذاتی مال سے دئیے تھے، تو اس کی ملکیت میں لوٹ جاتے ہیں، وہ جو چاہے کرے، اور اگر دینے والا معلوم نہ ہو تو اس مال کا حکم مالِ لقطہ کی طرح ہے کہ کسی شرعی فقیر کو دے دیا جائے، یا قاضی شرع کے نہ ہونے کی صورت میں مسجد کا متولی ان اشیاء کو بیچ کر مسجد کے مصالح پر خرچ کردے۔

مسجد کے اجزاء بیکار ہوجائیں تو ان کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار، فتاوٰی عالمگیری اور فتاوٰی قاضی خان میں ہے: و النظم للاول: "(صرف) الحاکم او المتولي (نقضه) او ثمنه ان تعذر اعادة عینه (الی عمارته ان احتاج والا حفظه لیحتاج) الا اذا خاف ضیاعه فیبیعه ویمسك ثمنه لیحتاج" ترجمہ: حاکم یا متولی وقف کے ملبہ یا اس کی قیمت کو (وقف کے مصالح پر ہی) خرچ کرے، اگر بعینہ ان چیزوں کا حاجت کے وقت عمارت پر لگانا متعذر ہو، ورنہ ان کو حاجت کے وقت کیلئے محفوظ رکھا جائے، مگر یہ کہ جب اس ملبہ کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت کو حاجت کے وقت کیلئے رکھ دیا جائے۔ (تنویر الابصار مع درِ مختار، صفحہ 373، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

مسجد کے آلات واسباب جب بالکل بیکار اور ناقابلِ استعمال ہوجائیں، تو دینے والے کی مِلک کی طرف لوٹ جانے کے متعلق المبسوط لِلسرخسی میں ہے: "ولو اشتری حصر المسجد، او حشیشا فوقع الاستغناء عنه کان له ان یصنع به ما شاء" ترجمہ: اگر کسی شخص نے مسجد کی چٹائی یا گھاس خریدی اور وہ مسجد کے کام کی نہ رہی، تو وہ مالک کیلئے ہوگی، (اس کیلئے جائز ہوگا کہ) جیسا چاہے اس کو عمل میں لائے۔ (المبسوط للسرخسی، کتاب الوقف، جلد 12، صفحہ 42، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہ تعَالٰی عَلَیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "مسجد کی چیزیں اس کے اجزاء ہیں، یا آلات یا اوقاف یا زوائد، **اجزاء**۔۔۔ اگر معاذ اللہ! مسجد کی کچھ بنا منہدم ہوجانے (گر جانے) یا اس میں ضعف آجانے کے سبب خود منہدم کرکے از سر نو تجدید عمارت کریں، اب جو اینٹوں، کڑیوں، تختوں کے ٹکڑے حاجت مسجد سے زائد بچیں کہ عمارت مسجد کے کام نہ آئیں اور دوسرے وقت حاجت عمارت کے لئے اٹھا رکھنے میں ضائع ہونے کا خوف ہو، تو ان دو شرطوں سے ان کی بیع میں مضائقہ نہیں، مگر اذن قاضی درکار ہے اور اس کی قیمت جو کچھ ہو وہ محفوظ رکھی جائے کہ عمارت ہی کے کام آئے۔۔۔ **آلات یعنی مسجد کا اسباب جیسے**: بوریا، مصلی، فرش، قندیل، وہ گھاس کہ گرمی کے لئے جاڑوں میں بچھائی جاتی ہے وغیر ذلک۔ اگر سالم وقابلِ انتفاع ہیں اور مسجد کو ان کی

طرف حاجت ہے، تو ان کے بیچنے کی اجازت نہیں اور اگر خراب و بیکار ہو گئی۔۔۔ اگر کسی شخص نے اپنے مال سے مسجد کو دیئے تھے، تو مذہب مفتی بہ پر اس کی ملک کی طرف عود کرے گی، جو وہ چاہے کرے، وہ نہ رہا ہو اور اس کے وارث وہ بھی نہ رہے ہوں یا پتا نہ ہو تو ان کا حکم مثل لقطہ ہے، کسی فقیر کو دے دیں، خواہ باذن قاضی کسی مسجد میں صرف کر دیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ261تا265، رضا فاؤنڈیشن، ملتقطاً)

مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1403ھ/1982ء) ایک سوال (مسجد کا وہ سامان جو کسی طرح بھی استعمال کے لائق نہیں، اس کو فروخت کر سکتے ہیں اور اس کی قیمت مسجد میں صرف کر سکتے ہیں یا کہ یونہی ضائع ہونے دیں؟) کے جواب میں لکھتے ہیں: "وہ سامان فروخت کر کے قیمت مسجد پر صرف (خرچ) کرنا، جائز ہے، کیونکہ فروخت نہ کرنے کی صورت میں وہ سارا مال ضائع ہو جائے گا۔" (فتاوی نوریہ، جلد1، صفحہ149، مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

مسجد کا بیکار سامان بیچنے کے اختیار کے متعلق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "حاکم اسلام اور جہاں وہ نہ ہو تو متولی مسجد و اہل محلہ کو جائز ہے کہ وہ چھپر کہ اب حاجت مسجد سے فارغ ہے، کسی مسلمان کے ہاتھ مناسب داموں بیچ ڈالیں اور خریدنے والا مسلمان اُسے اپنے مکان، نشست یا باورچی خانے یا ایسے ہی کسی مکان پر جہاں بے تعظیمی نہ ہو ڈال سکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ258، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0074

تاریخ اجراء: 08ربیع الاول1447ھ/02ستمبر2025ء